به عون معین مطلق و فیض توفیق خدای جمیع نسخه

در مطبع محمدی علی بخش خان ابن محمد خان مرحوم بطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو کس سی حمد بار و او سخن آگی | اُو جسنے عرش اور کرسی بنا کی
کیا ماٹی کو یون قدرت سے باہم | ستون بن کر دئی افلاک قایم
ہوا اور آب و گل آتش ملا کر | ورن اونکا کیا اربع عناصر
بھلا ان چارون سے وہ پتلا بنایا | کہ جسمین بھید قدرت کا سمایا
اوسی پتلی کو وہ باتین سو جہا تین | فرشتون نی جسے ہرگز نہ پاتین
ہزارون مر گئی اس جستجو مین | نہ پایا بھید پر اوسکا کسو مین
زمین سے آسمان تک اوڑ کی جاوے | جگہ اوسکی حقیقت کی نہ پاوے
کہا تھا تو ہی اور مین ہون کہا تھا | وہی مالک ہی ملک دو جہان کا
شہنشاہ ہو تو دنیا ہی کیا ہے | گدا کو تخت ہی بادشاہی ہے
خدا کو یاد کر اے بیدل خاک | بنایا جسنے تجھکو ایسا چالاک
بغیر از پر تجھے ایسا اوڑایا | فرشتون نی جسے وہ رتبہ نہ پایا

کلام اپنی مین فرماتا ہوی حق
دہن ابلیس نی اوسکو کھلایا
سوار مین جہل لکھ سب میری نوکر
ملک سب ملک خشکی اور تری کی
ہزارون بلتنین رکھتا ہون جنگی
جہان مین کون ہی میری مقابل
مری ہیبت سی کوہستان لرزین
مین ایسا ہون اگر ہو بات چاہون
ہزار ہنگی تئین ونیا ہون عزت
ہر اک دل کا تو مالک ہی گا اللہ
بری لاگی سمجھ اوسکی خدا کو
ہی دانا اور بینا ذات باری
خدا کو ہر جگہ جانو عیان تم
جلو مین لیکی بارہ لاکھ اسوار
غرض اک دشت مین پہونچی سواری
ملک نی جو کیا گھوڑی کو آگو
ملک نی چاہا گھوڑی کو اوٹہاوٹ
گھوڑی چھوڑ ہرن اک سمت بہاگا
ہوا جنگل سے جو لاگی ہرن کو

رہا نہی عقل مین آئی مطلق
عجب یہ حال اوسکی ولمین آیا
کہ جنکا خوف مانی ہفت کشور
لکھین سب مجکو مانی عاجزی کے
کہ کانپی جنسے سب وی فرنگے
مجھی پی مین او یا مین حاصل
مری کشتون سی تن کی شیر شتین
تو ہفت اقلیم کو قبضے مین لاون
مجھی وہ کون ہی جو دیوی ذلت
ہوا اس بات سی حق اوسکی آگاہ
وہ پہونچا کیسے پھر اپنی سزا کو
بچڑنا ہی جسی [illegible] کی بہاری
سنو ذلت کا اوسکی اب بیان تم
ہراسندہ صید کو جنگل کے تیار
ملک کو صید بن تھی بیقراری
تو دیکھا وہان پہری ہی اک آہو
اٹھا دس آہو کو نیزے لیے گراون
ملک نی چاہا گہیرون اسکا آگا
ملک بولا کہان جاویگا اب تو

جہان اودہی سی آدم کھلاسایا
خدا کی حکم ہی [illegible]
جہان مانو نظر آوی نہانی
ملک کرتا تھا سو ہونا [illegible]
نظر آیا تھا وہ [illegible]
الگ تھا غم کی جو جہان اوسکی نزد
[illegible]

[illegible]

خدا کی خوف سی ار دفت دیجے
کہاں قزاق چین ... سمجھا
اوسپر کہا جادو ... دم دلا
سپاہی اور سکو گرکی طوق زنجیر
سنے آئے شاہ کی آگے

مسافر کی سدا سن سنکی زاری
پھرین تھی ڈھونڈتی اوسکو بلاوے
وہین وہ غول جا سر پر کھڑا تھا
جو دیکھین کیا کہ ایک گھوڑا کھڑا ہی
اور اوسیا نیند مین وہ بیخبر ہے
کہا سب نی ہی جب مت غل مچاو
اسی اوٹھنی کی اب فرصت نہ دیجے
ہو اگر نیند سی یہ بیٹک جنت دار
ہماری ہاتھ گر آوی یہ بد نام
یہ جب بیٹا اوسی ہم لیچلین گے
اور گھوڑے لیسے چلنے تھی ستے
وہ شالی ہی جو اندی ہاتھ نکر
کہا سب نی تجھے مدت مین پایا
مصیبت بار ہوا اور تو ہو خورسند
اک عالم ہاتھ پہ اپنی سٹ گئے
گئے ہم تیرے پیچھے بھول آرام
کہا نی نے قیمتی گھوڑا ہی پایا
جواہر لاکھ گھوڑے پر ترجب
غضب ہی شاہ ہو تک جو ٹھتی کی ٹھوکر

وہ شاہ چین پھرتا اوسی جا بری
ہر اک جانب کو اسوار دیکی دوڑاوے
ملک عشق کہاں کی سج اگر پڑا تھا
سوار اوسکا جو تھی پیچھے پڑا ہے
کہ سر گھوڑی کی قدموں کی اوڑے ہی
وہی قزاق بھی جلدی سے آئی
یہ سونا ہی اسباب باندھ لیجے
تو پھر ہم سب کے تئیں ڈالی گا مار
بہت سا سیم و زر باوے سنگ انعام
ہی ملتب شب کی نرخ میدی پایے
اور سونی کی ٹکٹین تالو مین لائی
چلے لی شہر کو ہی بیٹھکر
یہ ملک چین تو لی خوب کہا پایا
کہی چاروں طرف کی راہ بند بند
نہوی ڈر سی نکوئی رہ جھوڑی
پھر ہی تو خنگا یقین کرنا سلام
ملک کی رسم کا شاید جو ڈالیا
نہ ہوتی ہیر ہی تو میری سا چالاک
پھرین قزاق چلکی دوری دوڑی

جو دیکھا شاہ نی قزاق آیا
بہت انعام اون سب کو دلایا
کہا شاہ نی وہ دیکھا ...

لئے یہہ کاروان جا کر دہان سے — بھری ہی چین کا رستہ جہان سے

اوسی دن اک برات آتی ہی لوٹی — سو اُس کی ہتی نوشہ کی انگوٹھی

زعفران مادر بقعت کہتے آ دین — خدا کی واسطے ہم داد پادین

یہ ڈالی ملک مین ہی آنی گرد سے — رعیت شاہ کی برباد کر دے

ہر اک کہتا تہا شہ سی ہاتھ جوڑ رو — کہا اس قزاق کو جیتا نہ چھوڑو

ہزاروں شخص ہاتھ اپنی ملی تہا — وہ شہ بہی اوسکی باتوں سی جلی تہا

کہا جلاد کو شہ نے بلا لو — اور اوسکے بازوں کو کھینچے نکالو

قلم کر ہاتھ پھر دونو اوڑا دو — اور اوسکے گوش بہی سب کٹا دو

پھر اوسکے لاش کو بہانسے کھینچا کر — کہیں پھر لے مین دو ڈال لاکر

جو اوسکو دیکھ کر پھر اک ڈر کہا — نکوئی کام پھر ایسا کرے گا

بحکم شہ وہیں جلاد آیا — اور آتی ہی بہار سے قابو مین لایا

جو ہین جلاد نے کو خنجر نکالین — وہ تقیہ خضر نے آ کر اوٹھا لین

کہ شجب گوش دینی اور دو ہاتھ — سب اعضا خضر اپنی لی گئے ساتھ

کٹا جب شاہ کا تو خشم سارا — خدا کی خوف سے پھر دم نہ مارا

ہزاروں اوسپہ وہان گندہ ہی اپنا — اور خلق اوسکو کہتی جا سے بیجا

کوئی کہتا تہا کیوں بہولا خدا کو — جو بیٹھا دست و پا لے کٹا تو

کوئی کہتا تہا کیا تن کا کٹانا — تہا لازم تو بہ سے اوسکا اوڑانا

کوئی کہتا تہا آدہ ہر کٹا کر — تہا اوسکو مار نا پر دیس جا کر

کوئی کہتا تہا شہ کی عقل ہے ہیچ — کہا اس قزاق کو دنیا ہی سے

ملک کیدہر اور ملکِ روم کیدہر ۔ کہان خادم ترا مخدوم کیدہر
خدایا دیکہہ لی قدرت مین تیرے ۔ خطا اب عفو کر دی یہہ تو میرے
جو چاہی کر نداک جان کی ساتہہ ۔ اوٹھانا پھر مجھے ایمان کی ساتہہ
نظر کر رحم کی اپنے تو مجہہ پر ۔ ہو گی پھر خطا یہہ بار دیگر
خدا کو عجز جب اوسکا خوش آیا ۔ تماشا کیا اوسے پھر یہہ دکہایا
ہوا اک روز یون کرنا خدا کا ۔ کہ شاہ چین جو محاون سے نکلا
کہا شہ نی وزیرون کو بلا کر ۔ مری ناخواندہ رہجاتی ہی دختر
اوسی لکہنا اور پڑہنا کچہہ نہ آوی ۔ ہماری نام کو بٹا لگاوی
سبہی شہزادیان قابل ہی قابل ۔ مگر اک یہ رہی جاتی ہی جاہل
سبق کو آدمی قابل سا آوے ۔ اوسی قرآن پھر آکر پڑہاوے
خدا جانی ہی کیا تدبیر اسکے ۔ کرو تم شام تک تدبیر اسکے
وزیرون نی کری تدبیر لیکن ۔ بڑا رہتا ہی جو قزاق محل مین
ہی وسکا شہر مین شہرہ نہایت ۔ اوسی ہی علم کا بہرہ نہایت
اگر اوس خاک سی وہ اوٹہہ کی آوے ۔ تو خاطر خواہ لڑکی کو پڑہاوے
سبہون نی ہمدگر یہ بات پوچھے ۔ کہا سب نی کہ یہہ تو خوب سوجہی
مگر شہ کی ہی تو مرضی شنو لو ۔ شہ اس قزاق کا احوال کہولو
وزیرون نی کہا شاہِ زمان کو ۔ کرین ہم عرض پر جیکی امان ہو
وہ جو قزاق ہی حافظ قرآن ہی ۔ ہزارون علم سینے مین نہان ہی
ہی سارا علم اوسکے آگی پانی ۔ نہین کوئی چین مین ہی اوسکے ثانی

یہ موجب ہنسا کے جیسے ہنسے ہے
بڑی کیا کچھ تری لمبین بسے ہے

نہایت دل لگی ہے یاک اپنا
گراونگا جگر اب چاک اپنا

ہنسنے کا سبب جلدی بتا تو
نہیں کوئی دم میں اب مارا گیا تو

ملک کرنی لگا جو لمبین اب غور
یہاں تو ہو گیا کچھ اور کا اور

ہنسے کا گر سبب کہولا اسیر
تو میں مارا گیا ہے سے مقرر

کہا جب حال سب شہنی اپنا
کہا سب سرگذشت احوال اپنا

ملک ہوں روم کا یہ نام میرا
بگاڑا ہی خودی نی کام میرا

نہ تو میں جو رہوں نی راہزن ہوں
خود بسی اپنی میں لوین ہو گلن ہوں

نہایت منفعل ہو ہو سکے مجبور
کیا سب عزت و ذلت کا مذکور

ترا قرآن کا جو یہ سبق ہے
اسیکے بھید میں سینہ ہی شق ہے

اسی آیت نی سیر الحروج کہویا
مری ہی بھید نی سب کو ڈبویا

اسی آیت نی روم سے چھڑایا
اور جنگل میں ہی مجکو دکھایا

اسی آیت سی ہم رہزن کہائی
اسی آیت سی دست و پا کٹائے

ہوئی اب زندگی کوئی دن آخر
کسی پر بھید تو مت کیجو ظاہر

مجھے ہنسی کی تھی یہاں کون شادی
ہنسے کا یہ سبب ہی شاہزادی

کہا احوال اپنا تجھ سے سارا
نہ ہو یہ بھید اور کہیں آشکارا

سنتی شاہزادی کی گئے ہوش
خدا کی خوف کا لمبین تو تھا جوش

کتاب میں چھوڑ کر خلوت میں آئے
اور اور دروازے سی اک ندی بہائے

نہایت غم سے اب ہو ہو کی مضطر
گری بیہوش جا کر اک پلنگ پر

سیمون پر عشق کی پردی پڑی ہی
لگے قزاق تجھے ہین کہان سی
یہ ملک روم کا شاہ جہان سی
کمان کرکی بحقیق لا سکے
جاد سکے دست دیا بازی
یہ ملک روم کا ہے کا شہنشاہ
رکہی چالیس لک اسوار ہمراہ
اور اپنی پلٹنین فوج اور پیادہ

دو بزار در شاہ سب دوانا تری [illegible]
اور اپنی درد تو اپنا ہوتی لگا
کہا جب شاہزادی نی بہل کر
فراق کی واسطی چہان کہو دو
دوالی عقد پیارے سے ہو دو
[illegible]

جو دیکھی شاہزادی منہ دہشت کر
بنٹ احوال اوس ان کہی ہی مضطر

کہا اوسنی کہ ہی اک عرض سر سے
گزرون ظاہر جو ہر جی باذن سر سے

کہا ماں نی کہ بیٹی شوق سی کہہ
نکر خطرا کسی کا ذرہ سے کہہ

ہمارا اور ترا مالک خدا ہے
سبہی جو کہ تیرا مدعا ہے

کہا ماں نی دیا جسنی جسم ہے
اوسیکی ہی اب کہائی قسم ہے

نگین جسنی ہین گر تیر ونکی بہا لین
ابہی کو ہم تری ہا ہرگز نہ ٹالین

نہ اپنا کان سی مانگی لگا کر
وہ سر نیچی سے جب بولی اوٹہا کر

جو جیتی چاہو اب تم شاہزادے
اسی فراق سی ہو میری شادی

نکاح کرو دو ملا بلوا کے قاضی
میں راضی ہون خدا ہو مجہسے راضی

نہ ہوگر بات کہی جو میں نے اپنے
ابہی اس جان کو کہو دونگی اپنے

یہ سنتی اوسکی ان کی اوڑ گئی ہوش
لگی کہنے اری خاموش خاموش

ابہی یہ بات اوڑ لی ہی جہان میں
نہیں ہوتی ہماری خاندان میں

تیری یہ بات جو کوئی سنیگا
جو دشمن ہوگا وہ ہی سر دہنیگا

عجب اس بات پر ہنسی سے ہے
جہاں کی شاہونکی یہ ننگ کہتے ہیں

یہ سنی بہت تجہے ہوا ای پیاری
جہاں میں ننگ کی بہت کر ہماری

کہی کی خلق شہزادی ہی کیسے
پہری کیا ای رنگہی جوڑون پہ ایسے

معزز ہوگئے اب تو دلوانے
ہوی شیدا اب تری ہمکو گرانے

اب ہوگا زر گرونکو حکم لاچار
کرونگی زنجیر زر جلد لیسے ہمنار

جواہر جسید طلحا لڑون میں لاوین
وہ دو دونون پاؤن میں تیری پہناوین

۸

[illegible]

وہ جو قزاق بچے کو بڑہا دے
بہی اوسکا ماجرا قصہ کہانے
کہا ہی بہید اوسکا ادسے یک یک
بہ شک لایا تہا کہ حق کی رضا مین
خطا کیسے ہوی اوسکے ادب مین
سکے ہی یون بگڑ تقدیر اوسکے
سنے جب شاہ نی اوسکے حکایات
نہایت خلق سے گھبرا گیا وہ
نکل محلون سے وہ دربار آیا
ملک کی روم کی تصویر لاؤ
اگر ہے شکل اوس قزاق سے ہو
بہت تشویش مین جو شاہ کو بای
لگے کہنے خدایا خیر کیجے
جبے تصویر اوس شہ کی منگائے
سکے اعضا شتابی سے وہ لائے
مقابل شہ کی جب تصویر آئے
کہا سب نی بڑی وہ بارگہ ہی
اور اعضا جو کہ تہی تن کی ملائے
ہر اک کی پہر گئے چہرہ بہ زردی

ملک وہ روم کا حسن نے مین آوسے
تری بیٹی نی پالی ہی نشانے
ملک ہی روم کا بیٹہ بیشک
بلا مین ہی پہنسا اوسکی سزا مین
نہ آجاوے کہین ہم سب غضب مین
کرو جلدی کیسے کہ تدبیر اوسکے
لگا زانو تہے اوپر مارنے ہات
تعجب اور حیرت مین رہا وہ
وزیرون اور امیرونکو بلایا
اور اوس قزاق ہی جاکر ملاؤ
تو جلدی لے کر محلون خبر دو
وزیر و امرا سب حیرت مین آ گی
شتابی چلکے اوسکا بہید لے
ہوا وہان خضر کو جسکے آ تہے
جہان کی تہی وہین لاکر ملائے
موافق ہو بہو ہی شکل پائے
معزز روم کا یہ بادشہ ہے
وہی اعضا تہے سب تن پائے
سبہون نی دور کر شک خبر دے

٩

تہمین حسن حسید ہی تم کو نئی آگاہ
تہامین ذلت کی لایق جو ہوئی ہے
علی خوش ہو کی دو دو نوشاہ با ہم
گہڑی اب چل گئی کانپی جو تہی تخت
ہوا اکدم مین وہ فضل لے آئے
وزیر امرا اور جتنے تہی حاضر
ہوئی رحمت خدا کی اور سپہ نازل
لگی ہر طرف بجنے شادیانے
اور ترنی لاگی نوبون کی سلامی
وہین خوجون نی آشہ کو خبر دی
یہ سنکر ہو گئی خوش دل مین را[illegible]
ہوئی شادی کی اوڑکی [illegible] ہو م
رکہی تہی جو ارادہ شاہزادے
ہوا دولہ وہ شہ سجکر گرہ بند
ملک نی بعد اک چند مدت
کہ سیر چین تو مجہے بہت سی
مین بارہ برس ہی اس چمن مین
کہا جب چین کی شہ نی کہ حضرت
ارادہ روم کا اب مت کرو تم

ایسی لایق تہامین والعہد بالبعد
نہایت مجہ سے بی ادبی ہوئی ہے
تعجب مین رہا کہ سارا عالم
ہوا موجود آکر تاج اور تخت
لگا پہرنے وہ جنہیں بادشاہے
ہوئی ارکان وہ سب شہ کی حاضر
ہوا پہر بارگاہ شہ مین داخل
لٹانی شاہ نی خوش ہو خزانی
لگا شکر سب ہی کرنے غلامی
کہ دختر چین کی شہ نی نذر دے
وہ انگلی کر دیئی سب شکوی مانے
بڑا اعلی چین مین نے شام تا روم
ادنہین دہو سو لینے کروی اور کی شادی
رہی مدت ملک کہلوتہین خورسند
طلب کی چین کی شہ سی حضرت
خبر یون جاتے اپنی سلطنت کے
اب اپنا ملک ہی تو جا کی دیکہون
ہماری اور تمہاری ایک حرمت
یہان ہی اور وہان مالک ہو تم

جو دیکھی وہ ہی لشکری کا میرا
وشالہ شاہزادی کو اوڑھا کر
دہالنے شاہ نی گھوڑا دوڑایا
کھڑی تھی انتظاری مین جو جاکر
جنگل ہر طرف ہم ڈھونڈھ آئی
ہرن یہ آپ نی کسنجا سے گھیرا
نہایت آپ نی محنت اوٹھائی
گئے تھے صید کی پیچھے خداوند
سواروں نی بھی کچھ کھانا نہ کھایا
یہ کہانی اگر ہم سب دیکھو تو ہین ہم
سحر سے آپ نی بھی کچھ نہ کھایا
بڑی جب محنت وو قت کی شدت
رہا مین چین مین بارہ برس تک
مین بارہ برس تک کھینچی جتا بھی
ہوئی بارہ برس اور گئے مہینے
سوار جو تھا مجھ کیسا جنجال
نہان تن پر مری جز استخوان پوست
وہان ایک عمر مین بہو کی گنوائے
نہین بارہ برس اکجا سے ہلانہ

سواروں نی ہرن بھی لیک گھیرا
چھپایا فیل عماری مین جاکر
ہرن کو مار تیروں سے گرایا
لگے سب عرض کرنے جھکا کر
ہرن دیکھا نہ حضرت آپ آنی
یہان ہمنے بھی اسکو خوب پھیرا
ہرن یہ تھک رہا تب مار کھائی
ہین سب کے دانہ اور پانی ہی نہ بند
یہ گھوڑے انکو ابھی پانی پلایا
نہایت اسکی اندیشے مین ہین ہم
کہ ہرن دو پہر اب کے مین آیا
مجھے بارہ برس کی گذری مدت
مجھے [illegible] ن ڈھونڈھتے پھرتی ہرن تک
یہان اور بھی یہ گھوڑے لنسی ستانے
یہان سو کبھی نہ گھوڑوں کی پسینے
رہا پھر بعد شادی کی گئی سال
یہان کوئی بار تھا تنہائی تکو دوست
گئے سے یہان ابھی روٹی نکھائی
یہان دو پہر دن اتنک ڈھلا نہ

۱۱

کہا صاحب کا جو بندہ نمانے
چلے مرضی مین جو بندہ ہیان کے
کرو تم کہنا سب یارو وسیکا

وہ اپنی بہتری ہرگز جب سے
اوسے دولت ملے دونو جہان کے
خدا بن یان نہین کوئی کسیکا

کسے سے حال مت اپنا کہو تم
خدا کے یاد مین مشغول ہو تم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہنس نامہ

آیا نہ ملک کے شہر سے اک ہنس بچارا
رہتی تہی بہت جانور اوس بیڑ کی اوپر
دیکہا جو اونہی طیورن نے ہنس خوش لب
باز و لکڑ و باشہ و شاہین ہوئی عاشق
زاغ و زغن طوطی و طاؤس کبوتر
کچہ لال چڑی بودنی پدی تہی عاشق
جتنے تہے غرض جانور اوس بیڑ کے اوپر
صحبت جو ہوئی ہنس مین اور جانور ون مین
اور ہنس کو جب ہو گئے دو چار مہینے
لو یارو ہم اب چلتی ہین کل اپنی وطن کو
اس بات کی سنتے ہی جو اوس بیڑ کی اوپر

ایک بیڑ پہ صحرا کی گیا اور سے گذارا
اوسنی ہی کسی شاخ پہ گہر لینا سنوارا
وہ ہنس لگا کہنے لگا ہون مین بیچارا
شکرون نی ہی شکر سے کیا اوسکا نظارا
سب کے نی لگی اوس ہی محبت کا اشارا
مدت ہی کئی سمجہتے تہے اوسی نگہ کا مارا
اور جی مین محبت سی لا اوس ہنس سی پیارا
اک بندہ ہوا خوب محبت کا گذارا
اک روز وہ یارون کی طرف کہنے لگا را
بیڑ مبارک ہی اب تمکو ہمارا
لو لے کر یہ فرقت نہین اب ہمکو گوارا

تمام شد ہنس نامہ نظم

۱۳

محمد علی بخش خان
مطبع علوی